یہودی گروہ تحریریں محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔۶۶ سے ۷۰ عیسوی کے درمیان ہونے والی جنگ کے دوران میں یہ طومار بیت المقدس کے کتاب خانوں سے یہاں منتقل ہوئے تھے۔ (دی نیویارک ٹائمز، ۲۲ دسمبر ۱۹۹۲ء بحوالہ دی پلین ٹروتھ، جولائی ۱۹۹۳ء)

کیا مسولینی نے جنت میں اپنا اجر پالیا ہے؟

ان دنوں اٹلی کے مسیحی مذہبی رہنماؤں میں اس بات پر بحث جاری ہے کہ کیا فاشسٹ رہنما مسولینی (م ۱۹۴۵ء) جنت میں ہے۔ زمانۂ جنگ (۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء) کی ایک راہبہ ایلینا ایلو (Elena Aiello) اپنے کشف و کرامات کی بدولت مشہور تھیں۔ دو پادریوں نے راہبہ کی زندگی پر حال ہی میں کتاب لکھی ہے جو عنقریب شائع ہوگی۔ اس کتاب میں راہبہ کا ایک کشف لکھا گیا ہے کہ مسولینی کو جب اُن کے مخالفین نے گولی مار کر ہلاک کر دیا اور اُس کی لاش میلان کے چوک میں الٹی لٹکا دی گئی تو اِس کے دس روز بعد راہبہ نے دیکھا کہ وہ جنت میں خوش و خرم ہے۔

سردار کاہن "کائفا" کی مادی باقیات - ایک اثری اکتشاف

نومبر ۱۹۹۰ء میں بیت المقدس میں چونے کے پتھر کا ایک بکس ملا جس پر "یوسف بن کائفا" کے الفاظ کندہ ہیں۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ اس میں موجود ہڈیاں اُس سردار کاہن کی ہیں جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقدمہ سُنا تھا۔ "کتابِ مقدس" میں "سردار کاہن کا نام" "کائفا" لکھا گیا ہے (متی ۲۶:۵۷) مگر یہودی مورخ یوسیفس نے اس کا نام "یوسف بن کائفا" بتایا ہے اور یوسف بن کائفا ۱۸ تا ۳۶ عیسوی کے عرصے میں سردار کاہن کے منصب پر فائز رہا تھا۔ کتاب مقدس اور یوسیفس کے بیانات میں یوں تطبیق دی جارہی ہے کہ حقیقتاً سردار کاہن کا نام تو یوسف تھا مگر وہ اپنے خاندانی نام "کائفا" کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا۔

سردار کاہن کی ہڈیوں کی دریافت اس لحاظ سے اہم اکتشاف ہے کہ آثار قدیمہ سے ایک ایسے شخص کی باقیات سامنے آئی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ایک کردار کا حامل ہے (رپورٹ :لاس اینجلز ٹائمز، ۲۲ اگست ۱۹۹۲ء، بحوالہ دی پلین ٹروتھ)